یہ تیرے پر اسرار بندے

صائمہ عندلیب

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے — جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم انکی ٹھوکر سے صحرا و دریا — سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو — عجب چیز ہے یہ لذت آشنائی

بلا شبہ امت محمدیہ وہ بہترین امت ہے جو لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ظاہر ہوئی ہے ممکن نہیں کہ اس کا دامن عبرت و موعظت کے آبدار موتیوں سے خالی ہو۔ اس میں جہاں ظاہری علوم وفنون کے تاجدار، صنعت وحرفت کے ماہرین اور سیاست و جہاں بانی کے شناور پیدا ہوئے وہیں علم باطن کے رمز شناس، قلب و روح کے معالج، حکمت ومعرفت کے امام، ربانی اسرار وحقائق کے امین اور خلق کا رشتہ خالق سے مربوط ومضبوط کرنے والے عارفین و واصلین اور اولیاء بھی پیدا ہوئے۔

ان کی حیات کا لمحہ لمحہ اپنے اندر بے پناہ کشش رکھتا ہے۔ان کی حکمرانی بحر و بر پر نظر آتی ہے۔ وہ بے سرو سامان ہوتے ہوئے بھی منٹوں میں کسی کو تاج شاہی سے سرفراز کرتے ہیں۔ اقلیم دل کی فرماں روائی ان کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ بڑے بڑے جبار ومغرور بھی ان کے آستانے پر لرزتے کانپتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں اور ناچار یہ اعتراف بھی کرتے ہیں کہ اصل حکومت آپ کی ہے۔ان کی زندگی کا عجیب پہلو یہ ہے کہ آخرت کی رعنائیاں جنت کی بہاریں، عقبٰی کی مسرتیں اور حسن حقیقی کے دیدار کی لذتیں ان کے قلب و نگاہ میں نہ صرف تصور وتخیل بلکہ مشاہدہ اور چشم دید مناظر و واقعات کے ناقابل شکست یقین محکم کی حد تک بسی ہوتی ہیں۔ان کی نگاہوں کے سامنے صرف آخرت ہی آخرت ہے۔فکر آخرت نے انہیں ایسا بے تاب و سیماب صفت بنا رکھا ہے کہ انہیں نہ یہاں کے ایوان وقصور بھاتے ہیں نہ سیم و زر کی کھنک انہیں فریفتہ کرتی ہے اور نہ عیش وتنعم کے یہ ہزارہا میل میں پھیلے ہوئے مظاہر انہیں اپنی جانب مائل کرتے ہیں۔

دراصل وہ ان ایوانوں سے زیادہ پرشکوہ اور پر کیف ایوان وقصور دیکھ چکے ہیں۔ جن پر گردش ایام اثر انداز نہیں ہوسکتی جن کے مکینوں میں کسی سرائے کے مکینوں کی طرح آئے دن تبدیلی نہیں ہوتی۔ جن کی آسائشوں میں کسی رنج وغم اور خوف وخطر کی آمیزش نہیں ہوتی۔ ان کے لئے جمال حقیقی اور حسن ازلی کے دیدار کے سوا کوئی

محدود اور فانی کیف و سرور بھی سکون بخش نہیں۔ وہ تو اسے چھوڑ کر جنت لینے کو بھی تیار نہیں۔ عاشقوں کے نزدیک سچی محبت اور بے لوث اطاعت کا یہی تقاضا ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ فرماتی ہیں:

''ہم حق تعالیٰ کی عبادت اس کے حکم کی تعمیل میں کرتے ہیں دوزخ یا بہشت کا ہونا یا نہ ہونا ہمارے لئے برابر ہے''۔

ایک دن اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کی۔ ''یا اللہ اگر میں تیری عبادت بہشت کے لئے کروں تو مجھے اس سے محروم رکھنا اور اگر تیرے دوزخ کے ڈر سے کروں تو مجھے دوزخ میں جلا دینا اور اگر تیری عبادت صرف تیری محبت میں کروں تو مجھے اپنے جمال بے مثال سے محروم نہ رکھنا''۔

سبحان اللہ یہ ہیں وہ لوگ جن کے اس دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد ان کی قبریں منبع رشد و ہدایت ہوتی ہیں اور رات دن ان کی قبروں پر رحمت خداوندی برستی ہے اور یہ ان کی اللہ سے سچی محبت اور سچی طلب کا نتیجہ ہوتا ہے۔

عجب چیز ہے لذت آشنائی   دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

اور اسی بات کو اللہ تعالیٰ اپنے قرآن میں یوں بیان فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ.(البقرہ،۲:۱۶۵)

''وہ لوگ جو ایمان والے ہیں وہ اللہ سے سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں''۔

یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظہر عبادت و ریاضت اور مجاہدہ کے ذریعے مقرب، صالح، زاہد، عابد، صابر، شاکر، خائف، متقی، متوکل، راضی برضائے حق، عارف، سرگرم اطاعت، متبع شریعت، مشغول بہ حق، دنیوی خواہشات سے دور رہوتے ہیں۔ وہ حضرات جو اپنے نفوس کو لقاء ربانی کے لئے مردہ کرلیتے ہیں پھر قادر قیوم انہیں بقائے دوام سے نوازتا ہے اور ان کے ذکر کو قیامت تک بقائے ابدی عطا کردیتا ہے۔ عام و خاص میں ان کے تذکرے فرماتا ہے جلال و جمال کی ان پر تجلی کردیتا ہے۔ دلوں میں پوشیدہ باتیں ان پر منکشف کردیتا ہے زمین کی طنابیں ان کے لئے کھینچ دیتا ہے۔ اشیاء کی ماہیت وحقیقت ان کے لئے بدل دیتا ہے۔ ان کے قلوب کو اپنے اسرار و معارف کا مرکز قرار بنا کر انہیں برکات و انوار کے ساتھ خصوصیت بخشش دیتا ہے۔ بشری کدورتوں سے انہیں پاک کرکے مشاہدات کے بلند میناروں پر بٹھادیتا ہے۔ ہر وقت کی لطف حضوری انہیں عطا فرماتا ہے۔ انہیں مجلس انس میں لے جاکر توحید کی کرسی پر بٹھاتا ہے پھر اپنے اور ان کے درمیان سے حجاب اٹھادیتا ہے۔ انہیں دار فردانیت میں داخل فرماتا ہے۔ ان کے لئے جلال وعظمت کے حجاب اٹھا دیتا ہے۔ پھر جب ان کی نگاہ جلال و عظمت پر پڑتی ہے تو وہ فناء فی اللہ ہوجاتے ہیں اور دنیا ان کو دیوانہ و پاگل سمجھتی ہے۔ لیکن یہ دنیا کیا جانے کہ وہ کس لذت کو محسوس کررہے ہوتے ہیں۔ یہی وہ لذت تھی جو حضرت ابو منصور حلاج نے جب پائی تو انا الحق کہہ دیا۔

یہی وہ صالحین تھے جن پر رب تعالیٰ نے اپنے خاص انعامات نازل فرمائے انہیں ابتلاء وآزمائش سے بھی گزارا اور پھر اس کے ثمرات وفوائد بھی دنیا وآخرت میں رکھے انہی کے ذکر سے دلوں کو روشنی، روحوں کو تازگی اور فکر ونظر کو بالیدگی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روحانیت سے ہمیں فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین